روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 30 جون 2009ء 6 رجب 1430 ہجری 30 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 145

اخلاق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

واشنگٹن ارونگ اپنی کتاب ''محمد اور ان کے جانشین'' میں لکھتا ہے۔

آپؐ کی جنگی فتوحات نے آپؐ میں کوئی فخر اور کوئی نمود پیدا نہیں کیا۔ جیسا کہ ان کا یہ نتیجہ لازمی تھا اگر وہ خودغرضی پر مبنی ہوتیں۔ اپنی اعلیٰ سے اعلیٰ طاقت کے زمانہ میں آپؐ کے اخلاق واطوار اور ظاہری شکل وصورت میں وہی سادگی پائی جاتی تھی جیسے کہ آپؐ کی سخت سے سخت تکلیف اور بیکسی کے دنوں میں شاہانہ شان وشوکت کو اختیار کرنا تو ایک طرف رہا آپؐ اس بات پر بھی ناراض ہوتے کہ آپؐ کمرہ میں یا کسی مجلس میں آئیں تو کسی غیر معمولی عزت کی علامت کا اظہار کیا جائے۔

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ 33)

وہی لوگ بلند مقام پاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرنے کے ساتھ عبادتوں اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرتے ہیں

خدا تعالیٰ کی عبادت قرب الٰہی پانے اور دلی اطمینان کے حصول کیلئے ہونی چاہئے

صبر کرو، دعاؤں اور نیتوں میں وسعت پیدا کرو، باہم محبت کرنے میں بھائیوں، باپوں اور بیٹوں کی طرح بن جاؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26/جون 2009ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 جون 2009ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں فرمایا کہ انہی لوگوں کے گھروں کو بلندی عطا ہوتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے نور سے حصہ پاتے ہوئے دینی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ذکر کو بلند کرتے ہیں، عبادتوں اور اعمال صالحہ کی طرف توجہ کرتے ہیں، اسی ضمن میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے۔ **ایاک نعبد** میں ترغیب دلائی گئی ہے کہ خدا کی اطاعت میں انتہائی ہمت اور کوشش کریں۔ **ایاک نعبد و ایاک نستعین** میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو باہمی مصالحت، اتحاد اور دوستی کی ترغیب دی ہے۔ اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے کہ بھائیوں اور محبوں میں ایک دوسرے کو تحائف دینے کی طرح دعا کا تحفہ دیا کرو اور اپنی دعاؤں کا دائرہ وسیع کرو، نیتوں میں وسعت پیدا کرو، اپنے ارادوں میں اپنے بھائیوں کیلئے بھی گنجائش پیدا کرو اور باہم محبت کرنے میں بھائیوں، باپوں اور بیٹوں کی طرح بن جاؤ۔ پس عبادات کے نیک نتائج اور اثرات پیدا کرنے کا یہی طریق ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جماعت کو چاہئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض گالی نہ دے۔ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے کی تائید ونصرت فرماتا ہے۔ جماعت کے لوگ اخلاق کے برخلاف کوئی کام نہ کریں، بدی کرنے والے سے نیکی کریں۔ تم ان کی بدسلوکیوں کو خدا پر چھوڑ دو اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ چیزیں ہیں جو عبادتوں کے معیار قائم کرتے ہوئے اس کے نیک نتائج اور اثرات پیدا کرتی ہیں۔ بلندیوں کا حصول اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کی وجہ سے ہوگا جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود نے ہماری اس طرح راہنمائی فرمائی کہ عبادتوں سے اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھنا چاہئے اور عبادتوں کے اثرات معاشرے کے تعلقات میں بھی نظر آنے چاہئیں، ہماری عبادتیں قرب الٰہی پانے اور دلی اطمینان کیلئے ہونی چاہئیں۔ اگر ہم معاشرے میں امن وسلامتی کیلئے کوشاں ہیں تو یہ بھی عبادتوں کے نیک اثرات ہیں اور یہی چیز پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے کہ محبت الٰہی اور مخلوق کی ہمدردی دلوں میں پیدا ہو۔ پس اس کے لئے ہر احمدی اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں کی حالت کے بارے میں راہنمائی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ نماز سے مراد وہ نماز ہے جس سے انسان کا دل گداز ہوجائے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہوجائے کہ دل خدا تعالیٰ کی محبت میں پگھلنے لگ جائے۔ یاد رکھو نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں میں عمومی طور پر جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں وہاں خاص طور پر کارکنان، عہدیداران اور واقفین زندگی سے کہتا ہوں کہ انہیں سب سے زیادہ عبادتوں کے معیار کے حصول کی طرف توجہ دینی چاہئے کیونکہ اس سے بیوت الذکر کی آبادی بھی بڑھے گی اور جماعت کی عمومی روحانی حالت میں بھی ترقی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقام کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کی توقعات حضرت مسیح موعود نے ہم سے فرمائی ہیں۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود و اہلیہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی وفات پر ان کی خدمات سلسلہ، اعلیٰ اخلاق وکردار اور ان کی سیرت حسنہ کے بعض اہم واقعات بیان فرمائے۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مرحومین مکرم میجر افضال احمد صاحب ابن مکرم اقبال احمد صاحب مرحوم جو جنوبی وزیرستان میں عسکریت پسندوں کے خلاف حکومتی آپریشن کے دوران شہید ہوئے۔ عزیزم احمد جمال ابن مکرم محمد محسن صاحب مرحوم جن کو ربوہ کے نواح میں پکنک کے موقع پر نہر میں نہاتے ہوئے ڈاکوؤں نے سر پر گولی ماردی۔ اسی طرح راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے کوئٹہ کے دو احباب مکرم خالد رشید صاحب ابن مکرم عبدالرشید صاحب اور دوسرے مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم لعل دین صاحب کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

وقف عارضی اور نفس کا محاسبہ

مجلس شوریٰ 09ء کی تجویز بابت اضافہ علمی معیار کی سفارش نمبر 20 ان الفاظ پر مشتمل ہے۔

''سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وقف عارضی کی سکیم کے متعلق فرمایا تھا کہ:

''تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہوجاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہوجاتی ہے یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ بنیں ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ ہمارے وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔''

(خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 20، 21)

اس ارشاد کی روشنی میں دینی علوم کو عام کرنے کیلئے وقف عارضی کی تحریک میں شرکاء کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔'' (مرسلہ: ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 5 جولائی 2009ء کو بوقت بعد دس بجے صبح ہسپتال کے ایڈمنسٹریشن بلاک میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

یتامیٰ فنڈ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے 14 مارچ 1912ء کے الحکم میں ”اشتہار ضروری“ کے عنوان سے جماعت کے نام ایک اہم پیغام شائع کروایا۔ جو ہدیہ قارئین ہے۔

مجھے اس بات کو معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ فنڈ یتامیٰ اس وقت پانچ چھ سو روپیہ کا مقروض ہے اور جہاں اس کے اخراجات دو سو روپیہ ماہوار کے قریب یا اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی کم ہے۔ اس لئے میں جماعت کے مخلصوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔

مذہب .... کے دو ہی بڑے جزو ہیں۔ ایک طاعت لامر اللہ اور دوسرے شفقت علی خلق اللہ۔ اس دوسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے حدیث شریف میں یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں جہاں صدقات کا ذکر آیا ہے۔ وہاں یتامیٰ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پارہ دوم میں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ ولکن البر من ...... اس آیت میں حقیقی نیکی کو انہی دو حصوں پر منقسم فرمایا ہے۔ جن میں سے پہلے حصہ میں ایمان یا طاعت لامر اللہ کا ذکر ہے اور دوسرے میں مال کے خرچ کرنے یا شفقت علی خلق اللہ کا حکم ہے اور انفاق فی سبیل اللہ میں ذوی القربیٰ کے بعد دوسرے درجہ پر مستحق امداد یتامیٰ کو قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے بھائیوں پر رحم کرنے کے متعلق جو تاکید فرمائی ہے۔ اس سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا ہے۔ تری المومنین فی .... یعنے مومن باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے حکم میں ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے۔ تو اس کی خاطر سارا جسم تکلیف اٹھاتا ہے اور پھر خصوصیت سے ان بیکس بچوں پر رحم کے لئے جنہیں یتیم کہتے ہیں۔ فرمایا انا و کافل یتیم .... یعنی میں اور وہ شخص جو یتیم کی خبر گیری کرتا ہے۔ جنت میں اس طرح سے ملے ہوئے ہوں گے۔ جس طرح دو انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں۔ ایک سچے مومن کی آرزو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے۔ کہ نہ صرف جنت میں ہو۔ بلکہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو اس کے لئے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے وہ یتیم کا کفیل بن جاوے خواہ وہ یتیم کوئی اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو میرے دوستو تم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنت میں ہو۔

پس تم علیحدہ علیحدہ تو یتیموں کے کفیل بن نہیں سکتے۔ اگر تم اس ثواب میں شریک ہونا چاہو۔ تو یتیم فنڈ کے لئے کچھ اپنے ذمہ لگا لو۔ خواہ وہ تھوڑی رقم ہی ہو۔ یہاں انجمن کی زیر نگرانی تمہاری قوم کے بہت سے یتیم پرورش پا رہے ہیں اور بہت سے ہیں۔ جن کی درخواستیں آتی ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے ان کی پرورش کے لئے چندہ دیتا ہے۔ وہ یتیم کی کفالت کرتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلص جلد اس طرف توجہ کر کے یتیم فنڈ کی موجودہ حالت کو ایسا بنانے کی کوشش کریں گے کہ اس کے لئے دوبارہ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

(نور الدین)

(الحکم 14 مارچ 1912ء)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کرکٹ ٹیپ بال ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو آل ربوہ کرکٹ ٹیپ بال حلقہ وائز ٹورنامنٹ کروانے کی توفیق ملی۔ یہ ٹورنامنٹ حلقہ دار الشکر، حلقہ دار العلوم جنوبی احد اور حلقہ دار العلوم غربی صادق کے تعاون سے کروایا گیا۔ ٹورنامنٹ کا آغاز مورخہ 6 جون 2009ء کو دعا سے کیا گیا۔ ربوہ بھر سے 43 حلقہ جات کی ٹیموں نے شرکت کی جس میں 645 کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ ان ٹیموں کو آٹھ پولز میں تقسیم کیا گیا۔ ٹورنامنٹ ناک آؤٹ سسٹم کے تحت کھیلا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں فائنل سمیت 43 میچز کھیلے گئے۔ اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ حلقہ بیوت الحمد کوارٹرز اور حلقہ دار البرکات کے درمیان مورخہ 16 جون کو بعد نماز عصر گھڑ دوڑ گراؤنڈ میں ہوا جو حلقہ دار البرکات نے جیت لیا۔ بعدۂ تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ تلاوت کے بعد مکرم زاہد محمود صاحب ناظم صحت جسمانی نے رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد مہمان خصوصی مکرم اسد اللہ غالب صاحب مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ اس ٹورنامنٹ کا اختتام ہوا۔ (اے۔ نور)

☆☆☆☆☆

جماعت احمدیہ بینن کے تحت

داسا کے مقام پر احمدیہ ہسپتال کا افتتاح

رپورٹ: مکرم ناصر احمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ بینن

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں انسانیت کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اسی طرح بینن جیسے ملک میں بھی طبی میدان میں مستقل خدمات سرانجام دی جارہی ہیں۔ شمالی بینن میں پاراکو ہسپتال اور جنوب میں پورتو نووو اور کوتونو ہسپتالوں کے بعد اب داسا کے شہر میں بھی ایک ہسپتال قائم کرنے کی توفیق ملی ہے۔

2004ء کے دورہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس ملک میں تعلیمی ادارے اور مختلف طبی مراکز قائم کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اسی سلسلہ میں 7 جنوری 2009 کو داسا شہر میں ہسپتال کا افتتاح عمل میں آیا۔ فی الحال یہ ہسپتال ایک کرایہ کی بلڈنگ میں کھولا گیا ہے۔

داسا شہر بینن میں جنوب سے شمال کی طرف جاتے ہوئے پہلا شہر آتا ہے۔ 2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ کے دوران یہاں قریباً چالیس سے زائد بادشاہوں نے حضور انور کے استقبال کا شرف پایا تھا۔

مورخہ 7 جنوری 2009ء کا دن داسا شہر کے عوام کے لئے واقعی خوش قسمت دن تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عوام تو عوام اس روز اس علاقہ کی 30 سے زائد اتھارٹیز بھی اس افتتاح میں شامل ہوئیں۔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناصر صاحب انچارج داسا ہسپتال نے بڑے عمدہ انتظامات کئے تھے۔

پانچ بجے شام تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حسب روایت مقامی اتھارٹیز کی پانچ اہم شخصیات نے عوام کی نمائندگی میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

نمائندہ میئر نے میئر کی نمائندگی میں کہا کہ میئر خود اس تقریب میں شامل ہونا چاہتے تھے مگر انہیں دار الحکومت جانا پڑا۔ ان کا پیغام تھا کہ ”میرا دل جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور نیک تمنائیں بھی“۔ وہ بھی اس ہیلتھ سنٹر کے افتتاح پر خوش تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی خدمات تمام نسل پر محیط ہیں۔

چیف آف داسا کی تقریر

چیف آف داسا نے کہا کہ یہ میری بہت بڑی عزت افزائی ہے کہ مَیں جماعت احمدیہ کی اس تقریب میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سال 2009ء کو بہت بابرکت سمجھتا ہوں کیونکہ اس سال میں جماعت احمدیہ کے فیض کے دروازے ہم پر کھلنے شروع ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہسپتال کے لئے تین ہیکٹر زمین بھی دی۔

کنگ آف داسا کی تقریر

کنگ آف داسا نے اپنی تقریر میں کہا کہ 2004ء میں خلیفۃ المسیح کی پہلی بار بینن میں آمد پر ہم سب چیفس ہوٹل میں آپ سے ملاقات کے لئے جمع ہوئے تھے۔ پھر پاراکو اور توئی جا کر بھی حضور کے پروگرام میں شرکت کی۔ لوگوں کی ہیلتھ کا مسئلہ بیان کیا تو حضور نے اس کو حل کر دیا اور آج وہاں ایک شاندار ہسپتال ہے۔ اب داسا میں بھی ہسپتال شروع ہو گیا ہے جس کے لئے ہم حضور کے مشکور ہیں۔

اتھارٹیز کی تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے تقریر میں بتایا کہ مسیح موعود کی آمد کا مقصد ہر کس و ناکس کی خدمت ہے۔ اور کہا کہ آپ کی آمد کا مقصد تھا بندے کو اپنے پیدا کرنے والے سے ملانا اور اس کی مخلوق سے سچی ہمدردی کرنا ہے۔ جماعت احمدیہ جہاں روحانی مریضوں کا علاج کرتی ہے وہاں جسمانی مریضوں کے لئے دار الشفا کھولتی چلی جارہی ہے۔

مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ادارے خواہ میڈیکل کے ہوں یا تعلیم کے ہر شخص ان سے استفادہ کر سکتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے 39 نلکوں کی مرمت کا بھی بتایا۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس ہسپتال کو عوام کی بہترین خدمت کی توفیق دے۔ اور یہاں کے ڈاکٹر اور باقی کارکنان کے ہاتھوں میں معجزانہ شفا رکھ دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 8 مئی 2009ء)

درخواست دعا

مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مدیحہ طاہر (واقفہ نو) گزشتہ چند یوم سے بوجہ سانس کی تکلیف بیمار ہے اور اس وقت انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی بیٹی کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے اور ہر تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خطبہ جمعہ

احباب جماعت کو انصاف پر قائم ہونے اور یتامی اور اہل وعیال کے حقوق کی ادائیگی کے بارہ میں نہایت اہم تاکیدی نصائح

ہم اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستوں پر چل کر اس کے فضلوں کو سمیٹنے والے، ان سے فیض پانے والے اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک مومن مرد اور ایک مومن عورت تبھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے جب پیار سے رہنے کی کوشش کریں گے

رشتوں کے فیصلے جذبات میں آ کر نہیں کرنے چاہئیں بلکہ خدا تعالیٰ سے مدد لیتے ہوئے، دعا کر کے اور سوچ سمجھ کر رشتے جوڑنے چاہئیں

یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ سوائے احسن طریق کے، جن کے پاس یتیموں کا مال آتا ہے وہ اس کے امین ہیں اور یتیموں کی بہتری کے لئے استعمال کرنا چاہئے

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 رمئی 2009ء بمطابق 15 رہجرت 1388 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں، مَیں نے خدا تعالیٰ کے وَاسِعْ ہونے کے حوالہ سے قرآن کریم میں جو بعض امور اور احکامات بیان ہوئے ہیں، ان کا ذکر کیا تھا۔ آج بھی یہی سلسلہ آگے چلے گا اور اسی تسلسل میں بعض آیات کا ذکر کروں گا جن میں متنوع اور مختلف قسم کے وہ مضامین بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق ہماری روزمرہ کی زندگی سے بھی ہے اور ہماری اخلاقی اور روحانی حالتوں سے بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ جو اپنے وسیع تر علم کی وجہ سے ہمارے ہر عمل کا احاطہ کئے ہوئے ہے اس نے یہ امور اور احکامات بیان فرما کر ہماری ان راستوں کی طرف راہنمائی فرمائی ہے جن پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ کے وسیع تر فضلوں کے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق حصہ دار بن سکتے ہیں، ان کو سمیٹنے والے بن سکتے ہیں، ان سے فیض پانے والے بن سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

اس حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے عائلی معاملات کے بارہ میں بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمارے معاشرتی معاملات کے بارہ میں بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ ہماری دینی حالتوں کو صحیح نہج پر چلانے کے لئے بھی راہنمائی فرمائی ہے۔ ہماری روحانی اور اخلاقی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی طرف بھی راہنمائی فرمائی ہے۔ غرض انسانی زندگی کا جو بھی پہلو ہے اس بارہ میں خدا تعالیٰ اس کا مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس بارہ میں ہماری راہنمائی فرماتا ہے۔ کیونکہ انسان کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنی صفات کو اپنانے کا حکم فرمایا ہے اس لئے اس صفت کے حوالہ سے اسے بھی اپنے روحانی اور اخلاقی مرتبوں کے حصول کے لئے اپنی کوششوں اور عملوں میں وسعت پیدا کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ انسان اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والا بن سکے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتا دیا کہ مجھے کیونکہ تمہاری استعدادوں کا علم ہے اس لئے جو کام مَیں نے تمہارے سپرد کئے ہیں وہ تمہاری استعدادوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ پھر ان استعدادوں کی وسعت بھی ہر انسان کی برابر نہیں ہوتی۔ اور جب استعدادیں برابر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جب حکم دیتا ہے تو اتنا ہی دیتا ہے جتنا کسی کی طاقت ہے۔ لیکن اپنی استعدادوں کی حدود مقرر کرنا انسان کا کام نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو ہر ایک کی صلاحیتوں اور استعدادوں کو جانتا ہے اس لئے جو بھی اللہ تعالیٰ نے احکامات نازل فرمائے اس بارہ میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ہماری استعدادوں سے باہر ہیں۔ چھپی ہوئی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ودیعت فرمائی ہیں۔ ان کو نکالنا، ابھارنا، صیقل کرنا یہ ہر انسان کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے آنحضرت ﷺ کا ذکر فرما کر جب یہ فرمایا کہ یہ تمہارے لئے اُسوہ حسنہ ہیں تو اس انسان کامل کے اُسوہ حسنہ پر چلنے کے لئے ہمیں تلقین بھی فرمائی۔ انسان کامل تو ایک ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا، جس کی صلاحیتوں اور استعدادوں کی وسعتوں کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ آپؐ کی زندگی کے کسی بھی پہلو پر ہم غور کریں تو ایک عظیم معیار ہمیں نظر آتا ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ تمہارے لئے اُسوہ حسنہ آنحضرت ﷺ کی ذات ہے اور اس پر چلنا تمہارا فرض ہے۔ کوشش کرو، حتی المقدور کوشش کرو کہ اس پر چل سکو۔

مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جن باتوں میں راہنمائی فرمائی ان میں عائلی معاملات بھی ہیں۔ قرآن کریم کی بعض آیات ہیں جو مَیں اس ضمن میں پیش کروں گا۔ لیکن ان کو پیش کرنے سے پہلے آنحضرت ﷺ کے اُسوہ حسنہ کا ذکر کروں گا جو اس ضمن میں ہمارے سامنے ہے کہ آپؐ کا اپنے اہل کے ساتھ کیا سلوک تھا؟ اور اس سلوک میں آپؐ نے کیسا اعلیٰ معیار قائم فرمایا۔

آپؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک میں بہتر ہے اور مَیں تم سب سے بڑھ کر اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی ﷺ؛ حدیث نمبر 3895)

پھر آپؐ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ تمہیں اگر ایک دوسرے میں کوئی عیب نظر آتا ہے یا دوسرے کی عادت یا حرکت ناپسند ہے تو کئی باتیں ایسی بھی ہوں گی جو اچھی بھی لگتی ہوں گی۔

(مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء- حدیث نمبر 3645)

تو ان اچھی باتوں کو سامنے رکھ کر ایثار کا پہلو اختیار کرنا چاہئے اور موافقت کی فضا پیدا کرنی چاہئے۔ یہ دونوں کے لئے حکم ہے۔ مرد کے لئے بھی اور عورت کے لئے بھی۔ اور آپؐ کی تمام بیویاں اس بات کی گواہ ہیں کہ آپؐ نے ہمیشہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ سفر پر جاتے تو بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے تھے جس کا نام آتا اسے ساتھ لے کر جاتے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

بیویوں کی بیماری کی حالت میں تیمارداری فرماتے۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث افک حدیث نمبر 4141)

ان کے جذبات کا خیال رکھتے۔ لیکن اس کے باوجود یہ دعا آپؐ فرماتے ہیں کہ اے اللہ! تو جانتا اور دیکھتا ہے کہ انسانی کوشش کی حد تک جو برابری اور منصفانہ تقسیم ہوتی ہے وہ مَیں کرتا ہوں۔

میرے مولا! دل پر تو میرا اختیار نہیں ہے اگر دل کا میلان کسی خوبی اور کسی کی صلاحیتوں اور قابلیت کی وجہ سے کسی کی طرف ہے تو مجھے معاف فرمانا۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی القسم بین النساء حدیث نمبر 2134)

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ جو تعلق تھا اس کے بارہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ جواب دیا کہ خدیجہ اس وقت میری ساتھی بنی جب مَیں تنہا تھا۔ وہ اس وقت میری مددگار بنی جب مَیں بے یار و مددگار تھا۔ اس نے اپنا مال بے دریغ مجھ پر فدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد بھی دی۔ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب دنیا نے مجھے جھٹلایا۔

(مسند احمد بن حنبل مسند عائشة حدیث نمبر 25367)

اور آپؐ کی یہ قدر شناسی آپؐ کے وسیع تر قدر شناس دل میں ہمیشہ رہی۔ باوجود اس کے کہ آپؐ کی زندہ اور جوان بیویاں موجود تھیں اور آپؐ کی محبوب بیوی موجود تھی جو اس وجہ سے محبوب تھی کہ خدا تعالیٰ کی سب سے زیادہ وحی اس کے حجرے میں ہوئی۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فضل عائشة حدیث نمبر 3879)

اس نے جب عرض کیا کہ آپؐ کے پاس زندہ بیویاں موجود ہیں آپؐ کیوں ہر وقت اس بڑھیا کا ذکر کرتے رہتے ہیں؟ تو بڑے پیار سے اسے سمجھایا کہ تنگ نظری کا مظاہرہ نہ کرو۔ وسعت حوصلہ پیدا کرو۔ یہ یہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے مَیں اپنی پہلی بیوی کا ذکر کرتا ہوں اور یاد کرتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 204 مسند عائشة حدیث نمبر 25376 ایڈیشن 1998 مطبوعہ بیروت)

آج جو مستشرقین اور آنحضرت ﷺ پر الزام لگانے والے بیہودہ گوئیوں کی انتہا کئے ہوئے ہیں کیا انہیں میرے آقا کا یہ اُسوہ حسنہ نظر نہیں آتا کہ کس طرح انہوں نے اپنے عائلی حقوق ادا کئے کہ زندہ بیویوں کے ساتھ بھی برابری کا سلوک ہے۔ باوجود اس کے کہ دل پر کسی کا اختیار نہیں، پھر بھی جو ظاہری سلوک ہے وہ ایک جیسا رکھا اور جس بیوی نے ابتدا میں ہی سب کچھ قربان کر دیا اس کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے زندہ بیویوں کو بھی بتا دیا کہ مَیں تو قدر شناس ہوں، اگر مَیں یہ قدر شناسی نہ کروں تو اس خدا کا شکر گزار نہیں کہلا سکوں گا جس نے مجھے کبھی تہی دامن نہیں چھوڑا اور اپنی وسیع تر نعمتوں سے مجھے حصہ دیتا چلا گیا۔

آنحضرت ﷺ کا اپنی بیویوں سے حسن سلوک اس وجہ سے تھا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرو اور جب آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اس پر عمل کرو تو خود اس کے اعلیٰ ترین نمونے قائم فرمائے۔

قرآن کریم میں اگر اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ شادی کا حکم دیا ہے تو بعض شرائط بھی عائد فرمائی ہیں۔ یہ بھی اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے اور آنحضرت ﷺ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ ایک سے زیادہ شادی کی اجازت دے کر عورت پر ظلم کیا گیا ہے۔ یا صرف مرد کے جذبات کا خیال رکھا گیا ہے۔

اس بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے، یہ کھلا حکم نہیں ہے۔ فرمایا (۔) (سورۃ النساء: 4) اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو اور تین تین، چار چار لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک کافی ہے یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ طریق قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔

اس آیت میں ایک تو یتیم لڑکیوں کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے کہ یتیموں سے بھی شادی کرو تو ظلم کی وجہ سے نہ ہو بلکہ ان کے پورے حقوق ادا کر کے شادی کرو اور پھر شادی کے بعد ان کے جذبات کا خیال رکھو اور یہ خیال نہ کرو، یہ کبھی ذہن میں نہ آئے کہ ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں تو جس طرح چاہے ان سے سلوک کر لیا جائے۔ اور اگر اپنی طبیعت کے بارہ میں یہ خوف ہے، یہ شک ہے کہ انصاف نہیں کر سکو گے تو آزاد عورتوں سے نکاح کرو۔ دو، تین یا چار کی اجازت ہے لیکن انصاف کے تقاضوں کے ساتھ۔ اگر یہ انصاف نہیں کر سکتے تو ایک سے زیادہ نہ کرو۔

حضرت مسیح موعود اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:

''یتیم لڑکیاں جن کی تم پرورش کرو ان سے نکاح کرنا مضائقہ نہیں۔ لیکن اگر تم دیکھو کہ چونکہ وہ لاوارث ہیں، شاید تمہارا نفس ان پر زیادتی کرے تو ماں باپ اور اقارب والی عورتیں کرو جو تمہاری مؤدّب رہیں اور ان کا تمہیں خوف رہے۔ ایک دو تین چار تک کر سکتے ہو بشرطیکہ اعتدال کرو۔ اگر اعتدال نہ ہو تو پھر ایک ہی پر کفایت کرو۔ گو ضرورت پیش آوے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 337)

''گو ضرورت پیش آوے''۔ یہ بڑا بامعنی فقرہ ہے۔ اب دیکھیں اس زمانہ کے حَکم اور عدل نے یہ کہہ کر فیصلہ کر دیا کہ تمہاری جو ضرورت ہے جس کے بہانے بنا کر تم شادی کرنا چاہتے ہو، وہ اصل اہمیت نہیں رکھتی بلکہ معاشرے کا امن اور سکون اور انصاف اصل چیز ہے۔

آج کل کہیں نہ کہیں سے یہ شکایات آتی رہتی ہیں کہ بچے ہیں، اولاد ہے لیکن خاوند مختلف بہانے بنا کر شادی کرنا چاہتا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ فرمایا اگر انصاف نہیں کر سکتے تو شادی نہ کرو اور انصاف میں ہر قسم کے حقوق کی ادائیگی ہے۔ اگر آمد ہی اتنی نہیں کہ گھر چلا سکو تو پھر ایک اور شادی کا بوجھ اٹھا کر پہلی بیوی بچوں کے حقوق چھیننے والی بات ہو گی۔

حضرت مسیح موعود نے تو ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر مجبوری کی وجہ سے دوسری شادی کرنی ہی پڑے تو پھر اس صورت میں پہلی بیوی کا پہلے سے بڑھ کر خیال رکھو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 430 مطبوعہ ربوہ)

لیکن عملاً جو آج کل ہمیں معاشرے میں نظر آتا ہے یہ ہے کہ پہلی بیوی اور بچوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف سے آہستہ آہستہ بالکل آنکھیں بند کر لی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ مالی کشائش اور دوسرے حقوق کی ادائیگی میں بے انصافی تو نہیں ہو گی؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے کہ انسان اپنے تئیں ابتلاء میں نہ ڈالے''۔ ((الحکم جلد 2 نمبر 2 مؤرخہ 6 مارچ 1898 صفحہ 2۔ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ النساء آیت 4 جلد دوم صفحہ 211) یعنی مراد یہ ہے کہ دوسری شادی کر کے۔

پس بیوی کے حقوق کی ادائیگی اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ انہیں ادا نہ کر کے انسان ابتلاء میں پڑ جاتا ہے یا پڑ سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن جاتا ہے۔ مَیں نے آنحضرت ﷺ کی ایک دعا کا ذکر کیا تھا کہ آپؐ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا عرض کیا کرتے تھے کہ مَیں ظاہری طور پر تو ہر ایک کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کسی بیوی کی کسی خوبی کی وجہ سے بعض باتوں کا اظہار ہو جائے جو میرے اختیار میں نہیں تو ایسی صورت میں مجھے معاف فرما۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے اور خدا تعالیٰ جس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت بھی دی، جو بندے کے دل کا حال بھی جانتا ہے جس کی پاتال تک سے وہ واقف ہے، غیب کا علم رکھتا ہے۔ اس نے اس بارہ میں قرآن کریم میں واضح فرما دیا ہے کہ ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے کہ بعض حالات کی وجہ سے تم کسی طرف زیادہ جھکاؤ کر جاؤ۔ ایسی صورت میں یہ بہر حال ضروری ہے کہ جو اس کے ظاہری حقوق ہیں، وہ مکمل طور پر ادا کرو۔ جیسا کہ سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (النساء: 130) اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو۔ اس لئے یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس دوسری کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو۔ اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تو ایسے معاملات جن میں انسان کو اختیار نہ ہو اس میں کامل عدل تو ممکن نہیں۔ لیکن جو انسان کے اختیار میں ہے اس میں انصاف بہرحال ضروری ہے اور ظاہری انصاف جیسا کہ مَیں بتا آیا ہوں کہ کھانا، پینا، کپڑے، رہائش اور وقت وغیرہ سب شامل ہیں۔ اگر صرف خرچ دیا اور وقت نہ دیا تو یہ بھی درست نہیں۔ اور صرف رہائش کا انتظام کر دیا اور گھریلو اخراجات کے لئے چھوڑ دیا کہ عورت لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتی پھرے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔ پس ظاہری لحاظ سے مکمل ذمہ داری مرد کا فرض ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور اس کا جھکاؤ صرف ایک طرف ہو اور دوسری کو نظرانداز کرتا ہو تو قیامت کے دن اس طرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ کٹا ہوا یا علیحدہ ہوگا۔

(سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء باب میل الرجل حدیث نمبر 3942)

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ یہ ہے کہ ظاہری حقوق دونوں کے ادا کرو اور کسی بیوی کو بھی اس طرح نہ چھوڑو کہ وہ بیوی ہونے کے باوجود ہر حق سے محروم ہو۔ نہ اسے علیحدہ کر رہے ہو اور نہ اس کا حق صحیح طرح ادا کیا جا رہا ہو۔ ایک مومن کا وطیرہ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ پس مومن کا فرض ہے کہ ان کاموں سے بچے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے اور اپنی اصلاح کرے۔

بعض ایسی شکایات آتی ہیں کہ ایک بیوی کی طرف زیادہ توجہ دی جا رہی ہے اور دوسری بیوی کو چھوڑا گیا ہے اور پھر بعض دفعہ کسی بیوی کی بعض باتوں کا بہانہ بنا کر یہ کہا جاتا ہے بلکہ دو نہ بھی ہوں تو ایک شادی کی صورت میں بھی بعض عائلی جھگڑے ایسے آتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ نہ مَیں تمہیں چھوڑوں گا یا طلاق دوں گا اور نہ ہی تمہیں بساؤں گا۔ اگر قضاء میں یا عدالت میں مقدمات ہیں تو بلاوجہ مقدمہ کو لمبا لٹکایا جاتا ہے۔ ایسے حیلے اور بہانے تلاش کئے جاتے ہیں کہ معاملہ لٹکتا چلا جائے۔ بعض کو اس لئے طلاق نہیں دی جاتی، پہلے میں کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں، کہ یہ خود خلع لے تاکہ حق مہر سے بچت ہو جائے، حق مہر ادا نہ کرنا پڑے۔ تو یہ سب باتیں ایسی ہیں جو تقویٰ سے دُور لے جانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی اصلاح کرو، اگر تم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم اور بخشش کے طلبگار ہو تو خود بھی رحم کا مظاہرہ کرو اور بیوی کو اس کا حق دے کر گھر میں بساؤ۔ اگر اللہ تعالیٰ کے وسیع رحم سے حصہ لینا چاہتے ہو تو اپنے رحم کو بھی وسیع کرو۔

مَیں نے جو آیت پڑھی تھی اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (النساء: 131) اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اس کی توفیق کے مطابق غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعتیں دینے والا اور حکمت والا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصلاح کی اگر کوئی بھی صورت نہیں تو کَالْمُعَلَّقَة یعنی لٹکتا ہوا نہ چھوڑ دو۔ پھر اس کا حق دے کر احسن طریق پر اسے رخصت کرو۔ اگر یہ کسی مرد نے کَالْمُعَلَّقَة چھوڑا ہے تو اس صورت میں بیوی کو بھی اختیار ہے کہ قاضی کے ذریعہ سے خلع لے لے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن مرد اور ایک مومن عورت تبھی تقویٰ پر چلنے والے ہوں گے جب محبت پیار سے رہنے کی کوششیں کریں گے اور اگر یہ تمام کوششیں ناکام ہو جائیں تو ایک دوسرے سے شرافت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور مرد بھی احسن طور پر عورت کے حقوق ادا کر کے اسے علیحدہ کر دے تو یہی مرد پر فرض ہے اور عورت کا حق ہے۔ اور کیونکہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اکٹھے رہنے کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں اس لئے علیحدگی ہو رہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنی وسیع تر رحمتوں اور فضلوں سے دونوں مرد اور عورت کے لئے بہترین سامان پیدا فرما دے گا اور انہیں اپنی جناب سے غنی اور بے احتیاج کر دے گا۔ گو ایک حدیث کے مطابق مرد اور عورت کا علیحدہ ہونا اللہ تعالیٰ کی نظر میں انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے۔

(ابوداؤد کتاب الطلاق باب کراھیۃ الطلاق؛ حدیث نمبر 2178)

لیکن کیونکہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اس رشتے کو قائم رکھنے کی تمام تر کوششیں جو تھیں وہ ناکام ہو چکی ہیں اس لئے خدا تعالیٰ جو دلوں کا حال جانتا ہے جب اس کی طرف جھکتے ہوئے یہ فیصلے کرنے پڑیں کہ بحالت مجبوری علیحدگی لینی پڑے، تو وہ اپنے واسع ہونے کی وجہ سے دونوں کے لئے پھر وسیع انتظام فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ حکیم بھی ہے اس لئے جو فیصلے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے کئے جائیں وہ پُرحکمت بھی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی لئے ہوئے ہوتے ہیں۔

اس آیت میں ایک اصولی بات یہ بھی بیان ہوگئی ہے کہ رشتوں کے فیصلے جذبات میں آ کر نہیں کرنے چاہئیں۔ نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ لڑکے لڑکی کی طرف سے جذباتی پن کا اظہار کرتے ہوئے رشتے طے کرنے چاہئیں بلکہ خدا تعالیٰ جو ہر بات کا جاننے والا اور احاطہ کئے ہوئے ہے اس سے مدد لیتے ہوئے دعا کر کے سوچ سمجھ کر رشتے جوڑنے چاہئیں اور جب ایسے رشتے جڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان میں پھر اللہ اپنے فضل سے وسعتیں بھی پیدا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کر دیتا ہے، ان کے مال میں بھی اللہ تعالیٰ کشائش پیدا کر دیتا ہے۔ ان کے تعلقات میں بھی کشادگی پیدا کر دیتا ہے۔

مَیں نے ابھی طلاق کا ذکر کیا تھا کہ بعض مرد طلاق کے معاملات کو لٹکاتے ہیں اور لمبا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک تو جب شادی ہو جائے کچھ عرصہ مرد اور عورت اکٹھے بھی رہتے ہیں اور اولاد بھی بسا اوقات ہو جاتی ہے۔ پھر طلاق کی نوبت آتی ہے۔ اس کے حقوق تو واضح ہیں جو دینے ہیں اور مرد کے اوپر فرض ہیں، بچوں کے خرچ بھی ہیں۔ حق مہر وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض اوقات ایسے حالات پیش آ جاتے ہیں جب ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہوتی یا حق مہر مقرر نہیں ہوا ہوتا تب بھی عورت کے حقوق ادا کرو۔

سورۃ بقرہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) (البقرۃ: 237) تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورت کو طلاق دے دو جبکہ تم نے ابھی انہیں چھوا نہ ہو یا ابھی تم نے ان کے لئے حق مہر مقرر نہ کیا ہو اور انہیں کچھ فائدہ بھی پہنچاؤ۔ صاحب حیثیت پر اس کی حیثیت کے مطابق فرض ہے اور غریب پر اس کی حیثیت کے مناسب حال۔ یہ معروف کے مطابق کچھ متاع ہو۔ احسان کرنے والوں پر تو یہ فرض ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب مرد کی طرف سے رشتہ نہ نبھانے کا سوال اٹھے، اس کی جو بھی وجوہات ہوں، مرد کا فرض بنتا ہے کہ ان رشتوں کو ختم کرتے وقت عورت سے احسان کا سلوک کرے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کو ادائیگی کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو مرد کو حکم ہے کہ اس وسعت کا اظہار کرو۔ جس خدا نے وسعت دی ہے اگر اس کا اظہار نہیں کرو گے تو وہ اسے روکنے کی طاقت بھی رکھتا ہے۔ کشائش دی ہے اگر حق ادا نہیں کرو گے، احسان نہیں کرو گے تو وہ کشائش کو تنگی میں بدلنے پر بھی قادر ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ لینا ہے تو عورت سے احسان کا سلوک کرتے ہوئے اپنے پر اُس وسعت کا اظہار کرو اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی نفس پر اس کی طاقت اور وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اس لئے فرمایا کہ اگر غریب زیادہ دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنی طاقت کے مطابق جو حق بھی ادا کر سکتا ہے کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم نیکی کرنے والے اور تقویٰ سے کام لینے والے ہو تو پھر تم پر فرض ہے کہ یہ احسان کرو۔

آنحضرت ﷺ نے اس کی کس حد تک پابندی فرمائی۔ اس کا اظہار ایک حدیث سے ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ایک انصاری نے شادی کی اور پھر اس عورت کو چھونے سے پہلے سے طلاق دے دی اور اس کا مہر بھی مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ یہ معاملہ جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے احسان کے طور پر اُسے کچھ دیا ہے؟ تو اس صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں کہ مَیں اسے کچھ دے سکوں تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر کچھ نہیں ہے تو تمہارے سر پر جو ٹوپی پڑی ہوئی ہے وہی دے دو۔

(روح المعانی جلد نمبر 1 صفحہ 745,746 تفسیر سورۃ البقرۃ زیر آیت: 237)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے عورت کے حقوق کا کس قدر اظہار فرمایا اور خیال رکھا۔ یہ تو صورتحال بیان ہوئی ہے کہ اگر حق مہر مقرر نہیں بھی ہوا تو کچھ نہ کچھ دو۔ اور اگر حق مہر پہلے

مقرر ہو چکا ہے تو اس صورت میں کیا کرنا ہے؟ اس کا بھی اگلی آیات میں بڑا واضح حکم ہے کہ پھر جب حق مہر مقرر ہو چکا ہو تو ایسی صورت میں اس کا نصف ادا کرو۔

اس طرح سے قرآن کریم نے عورتوں کے مردوں پر اور ان کے خاندانوں پر حقوق قائم فرمائے ہیں اور یہ بتایا ہے کہ مردوں کے کیا فرائض ہیں۔ ان کے رشتوں کے بارہ میں یا بچوں کی رضاعت کے بارہ میں بڑے واضح احکامات بیان فرمائے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں جو بڑے واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہیں۔ جو اولاد اور خاوندوں کے بارہ میں ہیں ان کو ادا کرنا عورتوں پر فرض ہے۔ اور مرد اور عورت کے یہ تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو ایک دوسرے پر ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ تمام ذمہ داریاں ہم نے تمہاری طاقتوں اور استعدادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے مطابق تم پر ڈالی ہیں اس لئے انہیں ادا کرو۔ ان کی ایک تفصیل ہے جو مَیں اس وقت بیان نہیں کروں گا۔ اس وقت دو باتیں جو مَیں نے بیان کی ہیں وہ کافی ہیں۔ اس تعلق میں ایک تو یہ بیان کرنا چاہتا تھا کہ بیویوں کے حقوق کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر آپؐ نے ان حقوق کی ادائیگی کے اعلیٰ ترین معیار کس طرح قائم فرمائے۔ اور دوسری کہ اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے ہر احمدی (۔) کو ان حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا کس قدر ضروری ہے۔ خاص طور پر وہ فرائض جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ذمہ ڈالے ہیں۔

اب مَیں ایک اور امر کی طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں جو جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام تو نہیں ہے لیکن اس کی آواز بھی کہیں کہیں احمدی معاشرے میں سنی جانے لگی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانعام میں فرماتا ہے کہ (۔) (الانعام:153) اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو۔ خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

اس آیت میں تقریباً پانچ باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کے لئے ہمیں کہا ہے۔ اس کے علاوہ پہلی بات تو یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ ہم کسی پر کوئی ذمہ داری اس کی وسعت سے بڑھ کر نہیں ڈالتے اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وسیع تر علم کی وجہ سے جانتا ہے کہ بندے کی استعدادیں کیا ہیں اور کس حد تک ہیں۔ پس جو احکامات بھی خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں وہ ہماری طاقت کے اندر ہیں جنہیں ہم بجا لا سکتے ہیں۔

اس آیت میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے سب سے پہلے تو یہ حکم ہے کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ۔ سوائے احسن طریق کے اور یتیموں کا مال جن کے پاس آتا ہے وہ اس کے امین ہیں۔ اس لئے انہیں ان یتیموں کی بہتری کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ اس آیت سے ایک دو آیتیں پہلے فرمایا کہ تمہاری پہلی کوشش تو یہ ہو کہ یتیموں کا مال محفوظ رہے اور ان کی تعلیم اور تربیت اپنے طور پر کرو لیکن اگر کوئی صاحب حیثیت نہیں اور خرچ برداشت نہیں کر سکتا تو وہ احتیاط سے ان کے مال میں سے ان پر خرچ کرے نہ کہ ان کے بڑے ہونے تک تمام مال ہی لوٹا دے۔ پس صحیح ایماندار وہی ہے جو یتیموں کے بڑے ہونے تک ان کی دولت اور جائیداد کے امین ہونے کا صحیح حق ادا کرتا ہے اور صحیح حق اس وقت ادا ہوتا ہے کہ جس طرح کسی کو اپنے سرمائے کا درد ہو اور سوچ سمجھ کر وہ اسے کاروبار میں لگاتا ہے۔ تجارت پر لگاتا ہے، منافع پر لگاتا ہے۔ یا منافع بخش کاروبار پر لگاتا ہے۔ صرف منافع پر تو کوئی کاروبار نہیں ہوتا کیونکہ صرف منافع پر ہی لگایا جائے تو وہ سود کی صورت بن جاتی ہے۔ بہرحال جس طرح اپنے مال کا درد ہے اسی طرح یتیموں کے مال کا بھی درد ہونا چاہئے۔ حکم ہے کہ یتیموں کے مال کو بھی اسی طرح انویسٹ (Invest) کرو تاکہ اس کاروبار میں برکت پڑنے کی وجہ سے ان کو منافع حاصل ہو یا ان کی جائیداد بڑھے۔ اور جب وہ بڑے ہوں تو ان کو اپنے کاروبار کی وسعت نظر آتی ہو۔ تو اس سے وہ باوجود یتیم ہونے کے معاشرے کا ایک باوقار اور باعزت حصہ بن جائیں گے۔ لیکن بعض دفعہ بعض شکایات آتی ہیں جن میں رشتہ داروں کی طرف سے یتیموں کے مالوں کی حفاظت میں دیانتداری سے کام نہیں لیا گیا ہوتا۔ کسی رشتہ دار کے پاس اس کے یتیم بھتیجے بھانجے ہیں تو ان کے مال سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا مال کھانے سے ان کے مال میں ان کی جائیدادوں میں کبھی وسعت پیدا نہیں ہو سکتی اور اگر وہ اس دنیا میں کوئی مالی منفعت حاصل کر بھی لیں تو وہ اس طریقے سے پھر اللہ تعالیٰ کے اس انذار کے نیچے آنے والے ہوں گے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو یتیموں کا مال کھانے والے ہیں (۔) (النساء:11) کہ وہ صرف اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور جو ان ظلم کرنے والوں کے مددگار بنتے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے باہر نہیں نکل رہے ہوتے۔ جس کا اسی آیت میں آگے ذکر آیا ہے کہ (۔) کہ عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہو۔

پس یہ بہت خوف کا مقام ہے کہ یتیموں کے مال کی حفاظت بھی کی جائے۔ اور اگر کوئی غلط طریقے سے اس کو استعمال کر رہا ہے تو اس کا بھی مددگار نہ بنا جائے۔ پھر یتیموں کے مالوں کی حفاظت اور ان کے بالغ ہونے پر ان کا ان کے سپرد مال کرنے کے حکم کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ یعنی کاروبار میں دھوکہ نہ کرو۔ کیونکہ قوموں پر آنے والی تباہیوں میں یہ کاروباری دھوکے جو ہیں ایک وجہ بن جاتے ہیں۔ صحابہ کا طریق یہ تھا کہ بعض دفعہ ایسے موقع پیدا ہوتے تھے کہ اگر بظاہر گاہک کو مال میں نقص نہ بھی نظر آ رہا ہو تب بھی اپنے مال کے بارہ میں وہ خود بتاتے تھے کہ اس میں یہ یہ نقص ہے تاکہ کسی بھی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔ عدل کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ آخر پہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اپنے عہد کو پورا کرو۔ پہلی باتیں تو معاشرے کی بہتری کے لئے اور ان کے حقوق قائم کرنے کے لئے ہیں۔ لیکن ان پر عمل بھی تبھی ہو سکتا ہے جب یہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس کا علم وسیع تر ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کون کس حد تک عہد نبھا رہا ہے۔ جب اپنے عہدوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کو سامنے رکھتے ہوئے پورا کرو گے تبھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کا صحیح حق ادا کر سکو گے اور جب یہ باتیں تمہیں سمجھ آ جائیں گی تو تبھی سمجھا جائے گا کہ تم نے نصیحت پکڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر سختی سے عمل کرنے پر کاربند ہونے کی کوشش کی ہے۔ اور دل میں یہ خیال نہ لایا جائے کہ یہ کام میری استعدادوں اور صلاحیتوں سے بالا تر ہے بلکہ ہمیشہ یہ کوشش کرو کہ جو بھی احکامات اللہ تعالیٰ کے ہیں ہماری صلاحیتوں کے اندر ہیں اور ہم نے ان کو بجا لانا ہے۔ جب ہماری یہ سوچ ہو گی اور اس پر عمل کرنے کی کوشش ہو گی تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے اور اس خوشخبری سے محض اور محض اس کے فضل سے حصہ پانے والے ہوں گے۔ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الاعراف:43) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ہم ان میں سے کسی جان پر وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اُس خدا کے آگے جھکنے والے اور اُس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں جس نے ہماری استعدادوں اور صلاحیتوں کے لحاظ سے ہمیں اعمال بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ جس نے ہم پر ہماری محدود وسعت کے مطابق اعمال کا بوجھ ڈالا ہے لیکن ساتھ ہی اپنی بے کنار اور بے انتہا اور وسیع تر نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی بخشش کی چادر میں لپیٹنے کی خوشخبری بھی دی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اس کی وسیع تر رحمت اور شفقت کی وجہ سے ایمان میں بڑھنے اور نیک اعمال بجا لانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ فاطمۃ الزہرہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد قاسم بنگالی صاحب مرحوم نصرت آباد فارم حال مقیم کیمپ نمبر 2 نوابشاہ مورخہ 23 مئی 2009ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ ان کی عمر تقریباً 72 سال تھی۔ اسی روز بعد نماز مغرب نواب شاہ ہی میں ان کی نماز جنازہ مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی ضلع نے پڑھائی۔ بعد ازاں میت ربوہ لائی گئی۔ مورخہ 24 مئی کو نماز جنازہ بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد دعا مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے کرائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحومہ نے 3 بیٹے اور 7 بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی تمام اولاد شادی شدہ ہے اور اپنے اپنے گھروں میں خوش حال زندگی بسر کر رہی ہے۔ ان کے ایک بیٹے مکرم طارق محمود قریشی صاحب کو جماعت احمدیہ نواب شاہ میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی اور آجکل ان کے چھوٹے بیٹے مکرم افتخار احمد پاشا صاحب کو سیکرٹری مال ضلع وشہر نواب شاہ کے طور پر خدمات کی توفیق مل رہی ہے۔ مرحومہ لمبا عرصہ صدر لجنہ نصرت آباد فارم رہیں اور وہاں کثیر تعداد میں احمدی وغیر از جماعت بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ تہجد گزار، مہمان نواز، بے ضرر محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ نامساعد حالات میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ زندگی مثالی واحسن رنگ میں گزاری اور اپنی ساری اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی اعلیٰ دنیوی تعلیم کیلئے اپنے خاوند کا بہترین اور بھرپور ساتھ دیا۔ گزشتہ 11 سال سے نواب شاہ میں رہائش پذیر تھیں۔ برین ہیمبرج کی وجہ سے تین چار سال سے بیمار تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں اپنے ماں باپ کی نیکیوں کا بھرپور واحسن طور پر وارث بنائے۔ آمین

گمشدہ سیونگ سرٹیفکیٹس

مورخہ 24 جون 2009ء کو ایک دوست کے مختلف مالیت کے ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹس گم ہو گئے ہیں جس کسی کو ملیں براہ کرم دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد داؤد ناصر صاحب مربی سلسلہ اوکاڑہ کینٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد مقبول صاحب ابن مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب جنجوعہ مرحوم ساہیوال ضلع سرگودھا کے نکاح کا اعلان مکرمہ شفقت پروین صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا سے مبلغ 75 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 14 جون 2009ء کو مکرم شفقت احمد قمر صاحب معلم وقف جدید نے کیا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب سابق ناظم علاقہ انصاراللہ فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد معظم صاحب کی تقریب شادی کے سلسلہ میں بارات مورخہ 6 فروری 2009ء کو صنوبر ہاؤس حیات آباد پشاور پہنچی۔ جہاں مکرم عطاء الحمید صاحب مربی سلسلہ نے ان کے نکاح کا اعلان مکرمہ ڈاکٹر عائشہ عصمت عباس صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ الطاف حسین صاحب کے ساتھ کیا اور اسی دن رختصانہ ہوا۔ دعا مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب محمد زئی نے کروائی۔ مورخہ 8 فروری 2009ء کو پنجاب کلب فیصل آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور محترم ڈاکٹر قدرت اللہ صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم چوہدری فضل دین صاحب مرحوم آف چک نمبر 433 ج۔ب دھیرو کے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا اور محترم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب مرحوم آف گوجرہ کا نواسہ ہے۔ جبکہ دلہن مکرم صاحبزادہ سید شریف احمد صاحب مرحوم آف بازید خیل کی پوتی اور مکرم عباس خاں صاحب مرحوم محمد زئی آف چارسدہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے برکت ورحمت کا موجب بنائے۔ آمین

☆......☆......☆

مشہور سیاستدان
دادا بھائی نوروجی

دادا بھائی نوروجی کا تعلق ہندوستان کے ایک پارسی گھرانے سے تھا۔ انہوں نے اپنی عملی زندگی کا آغاز تدریس سے کیا تاہم جلد ہی وہ سیاست میں آ گئے اور ملک کے نامور سیاستدانوں میں شمار ہونے لگے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب انہوں نے بمبئی سے ''راست گفتار'' کے نام سے ایک پندرہ روزہ گجراتی اخبار بھی جاری کیا۔

ابتداء میں یہ اخبار صرف پارسیوں کا اخبار تھا مگر دادا بھائی نوروجی نے اس کے اغراض ومقاصد کو وسیع کر کے اس کو پارسی سے ہندوستانی اخبار بنا دیا اور باضابطہ اعلان کیا کہ ''راست گفتار'' بلاتفریق مذہب و ملت ہر ہندوستانی کا اخبار ہے۔

1885ء میں آل انڈیا نیشنل کانگریس کا قیام عمل میں آیا تو دادا بھائی نوروجی اس کے فعال رہنما بن گئے اور اگلے ہی برس اس تنظیم کا دوسرا اجلاس خود ان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تاہم دادا بھائی نوروجی کا سب سے بڑا کارنامہ برطانوی دارالعوام کا انتخاب لڑنا اور اس میں کامیابی حاصل کرنا تھا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب قائداعظم محمد علی جناح اپنی تعلیم کے سلسلہ میں لندن پہنچے تھے۔ دادا بھائی نوروجی نے سنٹرل فینز بری (Central Finsbury) سے لبرل نمائندے کی حیثیت سے انتخاب لڑنے کا اعلان کیا۔ وہ اس قسم کے انتخاب میں حصہ لینے والے پہلے ہندستانی تھے۔ چنانچہ ان کے اس اعلان نے لندن میں مقیم ہندوستانی نوجوانوں میں ایک جوش وخروش پیدا کر دیا۔

اس انتخابی مہم کے دوران ایک اہم واقعہ یہ بھی پیش آیا کہ لارڈ سالسبری نے جو ان دنوں برطانیہ کے وزیراعظم تھے اپنی ایک تقریر کے دوران دادا بھائی نوروجی کے ہندوستانی ہونے کا مذاق اڑایا اور ان کے ووٹروں سے کہا کہ وہ دادا بھائی کے کالے رنگ کے باعث انہیں منتخب نہ کریں۔ لیکن اس کا ردعمل بالکل برعکس ہوا اور داد بھائی کی اس توہین نے انہیں لبرل پارٹی کا ہیرو بنا دیا۔ وہ 6 جولائی 1892ء کو منعقد ہونے والے اس انتخاب میں بآسانی کامیاب ہو گئے۔

دادا بھائی نوروجی 1893ء میں اور پھر 1906ء میں کانگریس کے صدر منتخب ہوئے۔ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے 1906ء کے کانگریس کے سالانہ اجلاس میں جو کلکتہ میں منعقد ہوا۔ ہندوستان کی کامل آزادی کا نعرہ بلند کیا۔ اس اجلاس میں قائداعظم نے بھی شرکت کی۔ قائداعظم کے بعض سوانح نگاروں، جن میں، سیکر بولیتھو اور جی الانہ شامل ہیں، کہتے ہیں کہ قائداعظم اس اجلاس میں دادا بھائی نوروجی کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔

دادا نوروجی کو اکثر "Grand old man of India" کہا جاتا ہے۔ قائداعظم ان کا بڑا احترام کرتے تھے اور انہیں بے حد پسند کرتے تھے۔ یہ دادا بھائی نوروجی ہی تھے جنہوں نے قائداعظم کی ابتدائی سیاسی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کئے اور دونوں نے کانگریس کے قیام کے ابتدائی برسوں میں اس تنظیم کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔

30 جون 1917ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

☆......☆......☆

تبدیلی نام

مکرم حفیظ احمد صاحب سکنہ چونڈہ سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار نے اپنا نام حفیظ اللہ سے بدل کر حفیظ احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

آزمائشی گیس کورس فری
یہ سہولت محدود مدت کیلئے ہے
گیس، معدے کے السر، جلن، تیزابیت کے لئے، ہمارا مفید و بے ضرر آزمائشی کورس فری حاصل کریں فائدہ ہو تو مکمل علاج کریں۔ ہمارے چند خصوصی معالجات جوڑوں کا درد، الرجک دمہ، ہائی بلڈ پریشر، خصوصی کمزوری، بے اولادی (بوجہ سپرمن پرابلم) بیٹیاں مگر بیٹے کی خواہش۔ ہماری ویب سائٹ سے مفید طبی معلومات ومفت طبی مشورہ جات حاصل کریں آپ ہمیں کال کریں ہم آپ کو ادویات میل کر دیں گے۔ بیرون پاکستان کے مریض ہمارے ٹورانٹو (کینیڈا) کے کلینک سے رجوع کریں۔
فون نمبر: 001-416-832-7056
ڈاکٹر نذیر احمد مظہر (کینیڈین کولیفائیڈ ڈاکٹر آف نیچرل میڈیسن)
مظہر فارما ہسپتال احمد نگر ربوہ
فون: 047-6211544، 0334-6372686
ویب سائٹ: www.drmazhar.com
ای میل: drmazharca@yahoo.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
1954 NASR ناصر 2009
دنیائے طب کی خدمات کے ۵۵ سال
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
مفید و مجرب ادویہ
حبوب مفید اٹھرا | اکسیر بلڈ پریشر | تریاق بواسیر | اکسیر موٹاپا
اکسیر اولاد نرینہ | زوجام عشق خاص | تریاق معدہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

خبریں

بیت اللہ محسود سمیت 11 عسکریت پسندوں کے سروں کی قیمت مقرر

جنوبی اور شمالی وزیرستان میں شدت پسندوں کے حملوں میں 14 فوجی جاں بحق ہو گئے جبکہ حکومت نے بیت اللہ محسود سمیت 11 شدت پسندوں کے سروں کی قیمت ساڑھے تیرہ کروڑ روپے مقرر کر دی ہے۔ جنوبی وزیرستان میں جیٹ طیاروں کی بمباری سے 16 شدت پسند مارے گئے۔

دہشتگردوں سے مذاکرات نہیں، حتمی فیصلے کا وقت ہے

وزیراعظم گیلانی نے کہا کہ پوری قوم اس بات پر متفق ہے کہ یہ وقت شدت پسندوں سے مذاکرات نہیں حتمی فیصلے کا ہے۔ پانی کی تقسیم پر کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ صوبہ پنجاب کی تقسیم کے معاملے کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے کوئی بھی فیصلہ آئین کے تحت کیا جائے گا۔ یہ باتیں انہوں نے لاہور میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

لاہور میں سی این جی اے سی بس سروس شروع، زیر زمین میٹرو ٹرین منصوبہ مکمل کرینگے

وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ سفری سہولتوں کی فراہمی کیلئے پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں سی این جی اے سی بس سروس کا آغاز پہلا قدم ہے لاہور میں زیر زمین میٹرو ٹرین کا منصوبہ چین اور ایران کی مشاورت اور تعاون سے مکمل کیا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے اس ضمن میں ایک خصوصی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

بجلی کی غیر اعلانیہ بدترین لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بدستور جاری، کئی شہروں میں مظاہرے

ربوہ شہر سمیت ملک بھر میں بجلی کی غیر اعلانیہ بدترین لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور اس سلسلے میں کئی شہروں میں احتجاجی مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ ربوہ میں لوگ شدید لوڈشیڈنگ کی وجہ سے پریشان کن حالات سے دو چار ہیں۔ لوڈشیڈنگ سے کاروبار ٹھپ ہونے اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر لوگ ذہنی کوفت کا شکار ہیں۔ حکومتی و واپڈا کے اعلیٰ حکام کا فرض ہے کہ بجلی کے تعطل میں حتی المقدور کمی اور شیڈیول کے مطابق کرے۔

بندش بجلی

تمام صارفین بجلی چناب نگر فیڈر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 30 جون کو بوقت 10 بجے سے دوپہر 2 بجے تک بسلسلہ تبدیلی LT لائن اور ٹرانسفارمر سرگودھا روڈ نزد تحصیل چوک چنیوٹ بند رہے گی۔ جس سے درج ذیل علاقہ جات متاثر ہوں گے۔

دل خوشاب چنیوٹ، دار الیمن، باب الابواب دار الصدر، دار الرحمت، فیکٹری ایریا، ناصر آباد، نصیر آباد

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر)

سانحہ ارتحال

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم پنڈت محمد نصر اللہ صاحب ابن مکرم پنڈت محمد عبداللہ صاحب مورخہ 24 جون 2009ء کو صبح بوقت 8:00 بجے مختصر علالت کے بعد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں جہاں انہیں علاج کیلئے لے جایا گیا تھا وفات پا گئے۔ مرحوم کے والد صاحب ہندوؤں میں سے خود احمدی ہوئے تھے مرحوم ربوہ کے ابتدائی آبادکاروں میں سے تھے۔ اسی روز بعد نماز مغرب ان کی نماز جنازہ بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی مرحوم کی تدفین قبرستان عام میں ہوئی جہاں محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں اور ان کے پسماندگان جن میں ان کی بیوہ، دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

درخواست دعا

مکرم بشیر احمد تبسم صاحب معلم سلسلہ تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ہیپاٹائٹس B+C کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30 جون

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	1:12
غروب آفتاب	8:20

لوڈشیڈنگ سے فوری نجات
لائیٹ اور پنکھوں کے علاوہ ٹی وی کمپیوٹرز، سیکیورٹی کیمرہ اور پرنٹر وغیرہ چلانے کیلئے ہمیشہ معیاری پائیدار اور دیرپا کارکردگی والا مکمل کاپر وائنڈنگ اور امپورٹڈ کور سے تیار کردہ (ٹرانسفارمر) 500W U.P.S سے لے کر 5000W تک استعمال کیجئے نیز ایئرکنڈیشنر، ریفریجریٹر کے سٹیبلائزر اور بیٹری چارجر بھی تیار کئے جاتے ہیں۔
قیمت 500w/-5500، 700w/-7000، 1000w/-9000 روپے
ری پبلک کولنگ
بھوانہ بازار مین بازار فیصل آباد
فون: 041-2635374
موبائل: 0300-6652912

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-6306163-6368130 Fax: 042-6368134
E-mail: amcpk@brain.net.pk
CELL#0300-4607400

معروف و قابل اعتماد نام
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز۔ شوروم ربوہ
0300-4146148
047-6214510 - 049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
Email: citipolypack@hotmail.com

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: 047-6212434

دلہن جیولرز
Mob: 0300-9491442
Mob: 0300-4742974
TEL: 042-6684032
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
Umer Ahmed, Tayyab Ahmed
For free pickup just call
900-D Block near Al Riaz Nussrey Faisal Town Main peco Road Mochi Pura chock Lahore
042-7038097, 042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
Please visit site: www.firstflightexpress.com

MBBS & Engineering in China & Kyrgyzstan
"Southeast University" - (SEU)
"Osh State University"
SEU is one of the Top 25 Universities approved by W.H.O & The Ministry of Education of China.
Ahmadi Students already studying. Result awaiting students encouraged to apply as seats are limited)
English medium of instruction.
Very appropriate tuition fee.
Excellent environment for female students with separate hostel.
Education Concern®
67-C Faisal Town, Lahore
042-5177124 / 5162310
0302-8411770
www.educationconcern.com

FD-10

خوشخبری
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرانکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
فخر الیکٹرونکس
FAKHAR ELECTRONICS
PH: 042-7223347, 7239347, 7354873
Mob: 0300-4292348, 0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

منفرد پیشکش
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت
+92-42-5118381
8462244
0333-4216664
فائر پلیس
طالب دعا: منور احمد جاوید
منور اینڈ سنز
سپلٹ اے سی کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
ہیڈ آفس: 9-CI-BII کالج روڈ ٹاؤن شپ نزد لجپت چوک لاہور پاکستان